انکار عقیدہ ختم نبوت کی شرعی حیثیت: ایک تحقیقی مطالعہ

Islamic Status of Denail of Belief in Finality of Prohpehthood: A Research Study

*ڈاکٹر عمیر محمود صدیقی

Abstract

Islam is the only Dīn accepted in the sight of Al-Mighty God. Whatever was preached, taught and conveyed by all prophets of Allah in different ages that was Islam. But the message was culminated and perfected by the Seal of all prophets, Prophet Muhammad ﷺ. Nobody will be chosen as a Nabi or Rasool after him. This is called belief in the finality of prophethood. This creed is one of the fundamental believes of Islam. This article determines in the light of Quran and Sunnah the status of those so called Muslims who do not believe that Prophet Muhammad ﷺ is the last and final Prophet sent by Allah.

***Key words**: Seal, Last, Creed, Muhammad ﷺ*

*۔اسسٹنٹ پروفیسر شعبہ علوم اسلامیہ، جامعہ کراچی

اللہ رب العزت نے انسانیت کی ہدایت کے لیے انبیاء علیہم السلام کو مبعوث فرمایا۔ حضرت آدم علیہ السلام سے حضرت سیدنا مسیح علیہ السلام تک تمام مرسلین و انبیاء علیہم السلام نے جس دین کی دعوت دی وہ دین اسلام ہی ہے۔ حضرت سیدنا موسیٰ علیہ السلام نے یہودیت یا حضرت مسیح علیہ السلام نے مسیحیت کی تبلیغ نہیں فرمائی۔ اس دین کا اتمام واکمال خاتم النبیین محمد رسول اللہ ﷺ نے تمام انبیاء علیہم السلام ورسل کی تصدیق کرتے ہوئے فرمایا لہذا اسلام کی تکمیل کے بعد نہ تو اس میں اضافہ ہو سکتا ہے اور نہ ہی اس میں کسی قسم کی کمی کی جاسکتی ہے۔ نبی کریم ﷺ کی نبوت ورسالت جامع، کامل، ابدی وعالمگیر ہونے کے ساتھ ساتھ خاتم ہے یعنی آپ ﷺ پر نبوت ورسالت کا سلسلہ مکمل ہو گیا۔ نبی مکرم محمد رسول اللہ اللہ کے آخری نبی ہیں اور آپ ﷺ کے بعد کسی کو نبوت عطا نہیں کی جائے گی۔ کیونکہ آپ ﷺ کی نبوت ورسالت عالمگیر اور ابدی ہے لہذا تمام ادیان اور قیامت تک آنے والی اقوام عالم کی نجات اسی میں ہے کہ وہ اللہ کے آخری نبی محمد مصطفی ﷺ پر ایمان لائیں۔ اس کو عقیدۂ ختم نبوت کہا جاتا ہے۔ عقیدہ ختم نبوت ضروریات دین میں سے ہے۔ جس طرح سے توحید، رسالت وآخرت پر ایمان لانا ضروری ہے اسی طرح عقیدہ ختم نبوت پر ایمان لانا بھی ضروری ہے اور اس کا انکار کفر ہے۔ حضرت امام ابن نجیم الاشباہ والنظائر میں فرماتے ہیں:

اذا لم یعرف أن محمدا ﷺ اخر الأنبیاء فلیس بمسلم، لأنه من الضروریات[۱]

''جب وہ یہ نہیں جانتا کہ محمد رسول اللہ ﷺ آخری نبی ہیں تو وہ مسلمان نہیں ہوگا۔ کیونکہ یہ عقیدہ ضروریات دین میں سے ہے''

فتاویٰ ہندیہ میں لکھا ہے:

اذا لم یعرف الرجل أن محمدا صلی الله علیه واله وسلم آخر الانبیاء علیهم و علی نبینا السلام فلیس بمسلم کذا فی الیتیمة۔[۲]

''جب وہ یہ نہیں جانتا کہ محمد رسول اللہ آخری نبی ہیں تو وہ مسلمان نہیں ہوگا۔ کیونکہ یہ عقیدہ ضروریات دین میں سے ہے۔ اسی طرح یتیمہ میں ہے''

حضرت امام ابو بکر جصاص رازی فرماتے ہیں:

و الله فتح بشرعه الشرائع، و أنهى بملته الملل، وفضله على سائر الأنبياء، و ختم به الرسالة، و سد به باب النبوة، وجعله سيد البشر و شفيع الأمة يوم المحشر صلى الله عليه واله وسلم۔[۳]

"اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی شریعت کے ذریعہ تمام شریعتوں کو مفتوح فرمادیاہے۔آپ ﷺ کے ذریعہ تمام ملتوں کو ختم کردیاگیاہے۔اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو تمام انبیاء علیہم السلام پر فضیلت دی ہے،آپ ﷺ کے ذریعہ نبوت کو ختم کردیاہے،آپ ﷺ کے ذریعہ نبوت کے دروازہ کو بند کردیاہے اور آپ ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے تمام انسانیت کا سرداراور محشر کے دن امت کا شفیع بنایاہے۔اللہ تعالیٰ کی آپ ﷺ پر اور آپ ﷺ کی آل پر رحمتیں نازل ہوں اور اللہ کا سلام ہو"

عقیدۂ ختم نبوت کے بارے میں اعلیٰ حضرت مجدد گولڑوی پیر سید مہر علی شاہ صاحب فرماتے ہیں:

"عیسی بن مریم کے نزول کی نسبت کہا جاتاہے کہ نبوت ورسالت کے دو رخ ہیں۔یایوں کہو بطون و ظہور ہے۔بطون عبارت ہے اخذ کرنے فیضان سے منجانب اللہ، جس کو خدا کے ہاں مقربین میں سے ہونا لازم غیر منفک ہے۔اور ظہور عبارت ہے توجہ الی الخلق سے،یعنی تبلیغ شرائع واحکام کی۔اس ظہور میں توبسبب تغیر و تبدل شرائع کے انقلاب آسکتاہے۔نبی لاحق کی شریعت کیونکہ ناسخ ٹھہری نبی سابق کی شریعت کے لئے،تو نبی سابق کو بھی بر تقدیر موجود ہونے اس کے نبی لاحق کی شریعت کے زمانہ میں اپنا شرع چھوڑ کر شرع لاحق کے ساتھ عمل درآمد کرنا ہوگا۔چنانچہ آں حضرت فرماتے ہیں کہ اگر موسی علیہ السلام زندہ ہوتا تو اس کو بھی بغیر میری شریعت کے عمل درآمد کرنا جائز نہ ہوتااور اس عمل درآمد کے تغیر و تبدل سے وہ نبوت کا بطون جس کو قرب الٰہی اور عنداللہ معزز ہونا لازم ہے ہر گز متغیر نہیں ہوتا۔کیا یہ خیال کیا جاسکتاہے کہ اللہ تعالیٰ نے پہلے سیدنا محمد مصطفی کو بیت المقدس کی طرف نماز پڑھنے کی اجازت دی اور بعد اس کے جب بیت اللہ کی طرف سجدہ کرنے کا حکم فرمایا تو آپ کی نبوت ورسالت میں فرق آگیا یا آپ ﷺ اس قدر ومنزلت سے جو آپ ﷺ کو پہلے بارگاہ خداوندی میں حاصل تھی معزول کئے گئے؟ہر گز نہیں۔

"الحاصل بطون نبوت مع لازم اپنے کے جو قرب ہے، کبھی انبیاء و رسل سے زائل نہیں ہوتا۔بخلاف ظہور نبوت و تبلیغ شرائع اپنے کے کہ یہ محدود ہے تا ظہور نبوت نبی لاحق کے۔اور نبوت ورسالت انبیاء سابقہ کا بطون گو کہ دائمی ہے مگر چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے

دنیا میں تشریف لانے سے پہلے ان کو ملا ہے لہذا خاتم النبیین کی مہر کو اگر سارے انبیاء دنیا میں آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے بعد میں آجائیں تو بھی نہیں توڑ سکتے ''۔(۴)

علماء عظام کے ان تمام حوالہ جات سے یہ بات معلوم ہوئی کہ نبی کریم ﷺ اللہ کے آخری نبی ہیں اور آپ ﷺ کے بعد کوئی نیا نبی مبعوث نہ ہوگا اور نہ ہی کسی کو نبوت عطا کی جائے گی۔ یہ بات قرآن وسنت اور اجماع امت سے قطعی طور پر ثابت ہے لہٰذا اگر کسی شخص نے بھی آپ ﷺ کے بعد دعویٰ نبوت کیا یا اس کذاب کو نبی تسلیم کیا تو وہ دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ نبی کریم ﷺ نے اپنی حیات طیبہ میں اس بات کی خبر دے دی تھی کہ میری امت میں کئی لوگ نبوت کا جھوٹا دعویٰ کریں گے اور ان دجالوں کذابوں میں سے ہر ایک یہ گمان کرے گا کہ وہ اللہ کا نبی ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ وَلَٰكِن رَّسُولَ اللهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ وَكَانَ اللهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا۔ (۵)

''محمد (ﷺ) تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں لیکن وہ اللہ کے رسول ہیں اور سب انبیاء کے آخر میں (سلسلۂ نبوت ختم کرنے والے) ہیں اور اللہ ہر چیز کا خوب علم رکھنے والا ہے''

کلام اللہ میں ایک اور مقام پر ارشاد ہوتا ہے:

وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَىٰ عَلَى اللهِ كَذِبًا أَوْ قَالَ أُوحِيَ إِلَيَّ وَلَمْ يُوحَ إِلَيْهِ شَيْءٌ وَمَن قَالَ سَأُنزِلُ مِثْلَ مَا أَنزَلَ اللهُ ۗ وَلَوْ تَرَىٰ إِذِ الظَّالِمُونَ فِي غَمَرَاتِ الْمَوْتِ وَالْمَلَائِكَةُ بَاسِطُو أَيْدِيهِمْ أَخْرِجُوا أَنفُسَكُمُ ۖ الْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُونِ بِمَا كُنتُمْ تَقُولُونَ عَلَى اللهِ غَيْرَ الْحَقِّ وَكُنتُمْ عَنْ آيَاتِهِ تَسْتَكْبِرُونَ۔ (۶)

''اور اس سے بڑھ کر ظالم کون ہوگا جو اللہ پر جھوٹا بہتان باندھے یا (نبوت کا جھوٹا دعوٰی کرتے ہوئے یہ) کہے کہ میری طرف وحی کی گئی ہے حالانکہ اس کی طرف کچھ بھی وحی نہ کی گئی ہو اور (اس سے بڑھ کر ظالم کون ہوگا) جو (خدائی کا جھوٹا دعویٰ کرتے ہوئے یہ) کہے کہ میں (بھی) عنقریب ایسی ہی (کتاب) نازل کرتا ہوں جیسی اللہ نے نازل کی ہے۔ اور اگر آپ (اس وقت کا منظر) دیکھیں جب ظالم لوگ موت کی سختیوں میں (مبتلا) ہوں گے اور فرشتے (ان کی طرف) اپنے ہاتھ پھیلائے ہوئے ہوں گے اور (ان سے کہتے ہوں گے:) تم اپنی جانیں جسموں سے نکالو۔

آج تمہیں سزا میں ذلّت کا عذاب دیا جائے گا۔ اس وجہ سے کہ تم اللہ پر ناحق باتیں کیا کرتے تھے اور تم اس کی آیتوں سے سرکشی کیا کرتے تھے"

ایک حدیث شریف میں نبی کریم ﷺ نے منکرین ختم نبوت اور نبوت کے جھوٹے دعویداروں کا ذکر اس انداز سے فرمایا:

لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يُبْعَثَ دَجَّالُونَ كَذَّابُونَ قَرِيبٌ مِنْ ثَلَاثِينَ كُلُّهُمْ يَزْعُمُ أَنَّهُ رَسُولُ اللهِ۔ (۷)

"قیامت قائم نہیں ہو گی یہاں تک کہ دجال جھوٹے آئیں گے جن کی تعداد تیس کے قریب ہو گی ان میں سے ہر ایک یہ گمان کرے گا کہ وہ اللہ کا رسول ہے"

حضرت امام مسلم اس بارے میں روایت فرماتے ہیں:

يَكُونُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ دَجَّالُونَ كَذَّابُونَ يَأْتُونَكُمْ مِنَ الْأَحَادِيثِ بِمَا لَمْ تَسْمَعُوا أَنْتُمْ وَلَا آبَاؤُكُمْ فَإِيَّاكُمْ وَإِيَّاهُمْ لَا يُضِلُّونَكُمْ وَلَا يَفْتِنُونَكُمْ۔ (۸)

"آخری زمانے میں دجال کذاب آئیں گے وہ تم سے ایسی باتیں کریں گے جو نہ تم نے سنی ہوں گی اور نہ ہی تمہارے باپ دادا نے سنی ہوں گی۔ وہ تم سے دور رہیں اور تم ان سے دور رہو۔ وہ تمہیں گمراہ نہ کر دیں اور تمہیں فتنہ میں نے ڈال دیں"

حضرت امام ابو داؤد علیہ الرحمہ روایت فرماتے ہیں:

وَإِنَّهُ سَيَكُونُ فِي أُمَّتِي كَذَّابُونَ ثَلَاثُونَ كُلُّهُمْ يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ لَا نَبِيَّ بَعْدِي۔ (۹)

"میری امت میں تیس کذاب ہوں گے ان میں سے ہر ایک یہ گمان کرے گا کہ وہ نبی ہے اور میں خاتم النبیین ﷺ ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں"

جھوٹے مسیح کے بارے میں بائبل میں ذکر ہے کہ حضرت سیدنا مسیح نے اس بارے میں فرمایا:

For many shall come in my name, saying, I am Christ; and shall deceive many. (10)

"کیوں کہ بہت لوگ آئیں گے اور میرے نام پر اپنے آپ کو مسیح بتا کر کئی لوگوں کو دھوکہ میں ڈال دیں گے"(۱۱)

متی کی کتاب میں ہے:

"ایسے وقت میں بعض تم سے کہیں گے کہ دیکھو مسیح وہاں ہے اور کوئی دوسرا کہے گا کہ وہ یہاں ہے! لیکن ان کی باتوں پر یقین نہ کرو۔ جھوٹے مسیح اور جھوٹے نبی آئیں گے تاکہ خدا کے منتخبہ لوگوں کو معجزے اور نشانیاں بتا کر فریب دیں۔ اس کے پیش آنے سے پہلے ہی میں تم کو انتباہ دے رہا ہوں۔ بعض لوگ کہیں گے کہ مسیح بیابانوں میں ہے تو تم بیاباں میں نہ جانا۔ اگر کوئی یہ کہیں کہ مسیح کمرہ میں ہے تو تم یقین نہ کرنا۔ ابن آدم ایسے آئے گا کہ اس کے آنے کو تمام لوگ دیکھ سکتے ہیں ابن آدم کا اظہار ایسا ہوگا جیسا کہ آسمان میں بجلی چمکتی ہے اور وہ آسمان کے ایک کونے سے دوسرے تک دکھائی دیتی ہے"[۱۲]

مسیلمہ کذاب، اسود عنسی اور طلیحہ نے نبی کریم ﷺ کے عہد رسالت میں ہی نبوت کا جھوٹا دعوی کر دیا تھا۔ محمد رسول اللہ ﷺ اور خلفائے راشدین نے ان کے ساتھ جو رویہ اختیار کیا وہ قیامت تک اسلامی ریاست کے مسلم حکمرانوں کے لیے اس مسئلہ کے بارے میں راہ متعین کرتا ہے۔ اسود عنسی کو تو نبی کریم ﷺ کے صحابی حضرت فیروز دیلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قتل کر دیا تھا۔[۱۳] مسیلمہ کذاب کا تعلق بنو حنیفہ سے تھا اور یہ نصاریٰ کے مذہب پر تھا۔ دعویٰ نبوت کے بعد اس نے نبی کریم ﷺ کی طرف ان کلمات کے ساتھ خط لکھا:

من مسيلمة رسول الله الى محمد رسول الله سلام عليك۔ اما بعد: فانى قد اشركت فى الامر معك، و ان لنا نصف الارض ولقريش نصف الارض، ولكن قريشا قوم يعتدون۔[۱۴]

"(نعوذ باللہ) اللہ کے رسول مسیلمہ (کذاب) کی طرف سے اللہ کے رسول محمد ﷺ کی طرف آپ پر سلام ہو۔ اما بعد مجھے آپ کے ساتھ کار نبوت میں شریک بنا دیا گیا ہے اور آدھی زمین ہمارے لیے ہے اور آدھی زمین قریش کے لیے ہے۔ لیکن قریش ایک ایسی قوم ہے جو حد سے تجاوز کرنے والی ہے"

آپ ﷺ کی بارگاہ میں مسیلمہ کذاب کا خط ابن النواحہ اور ابن اثال لے کر آئے تھے۔ آپ ﷺ نے ان سے فرمایا: فَمَا تَقُولَانِ أَنْتُمَا یعنی تم دونوں اس بارے میں کیا کہتے ہو؟ گویا کہ دعویٰ نبوت کرنے والے کی تصدیق یا تردید کی بابت سوال کیا گیا۔ انہوں نے جواب میں کہا: نَقُولُ كَمَا قَالَ یعنی جو مسیلمہ نے کہا ہم بھی یہی کہتے ہیں۔ آپ ﷺ نے

جوابا فرمایا: وَاللهِ لَوْلَا أَنَّ الرُّسُلَ لَا تُقْتَلُ لَضَرَبْتُ أَعْنَاقَكُمَا [۱۵] یعنی "اللہ کی قسم اگر سفیروں کو قتل نہ کیا جانے پر عمل نہ ہوتا تو میں تم دونوں کی گردن قلم کر دیتا"

اس سے یہ بات واضح ہو گئی کہ ابھی انہوں نے ہتھیار نہیں اٹھائے تھے لیکن کیونکہ اسلامی ریاست میں دعویٰ نبوت ریاست کی رٹ کو ختم کرنے اور ریاست کے خلاف اعلان جنگ و بغاوت سے زیادہ سنگین جرم ہے اسی لیے آپ ﷺ نے ان کے لیے اتنے سخت کلمات استعمال فرمائے۔ نبی کریم ﷺ نے مسیلمہ کذاب کو جو جواب ارسال فرمایا اس کا متن کچھ یوں مروی ہے:

بسم اللہ الرحمن الرحیم من محمد رسول اللہ الی مسلیمۃ الکذاب۔ السلام علی من اتبع الھدی۔ اما بعد: فان الارض للہ یورثھا من یشاء من عبادہ، و العاقبۃ للمتقین۔ [۱۶]

"اللہ کے نام سے، بہت مہربان، نہایت رحم والا اللہ کے رسول محمد ﷺ کی طرف سے مسیلمہ کذاب کی طرف سلامتی ہو اس پر جس نے ہدایت کی اتباع کی۔ اما بعد! بے شک زمین اللہ کی ہے وہ اپنے بندوں میں سے جسے چاہتا ہے عطا فرماتا ہے۔ عاقبت متقین کے لیے ہے"

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے عہد میں ایک حضرت حارثہ بن مضرب رضی اللہ عنہ نماز فجر میں ایک مسجد کے قریب سے گزرے۔ بوقت نماز جماعت میں شامل ہوئے تو معلوم ہوا کہ وہ لوگ بنو حنیفہ سے تعلق رکھتے ہیں اور مسلیمہ کذاب کے کلام کو نماز میں پڑھ رہے ہیں۔ ان کی نشاندہی پر انہیں گرفتار کیا گیا۔ ان میں سے ابن نواحہ کو عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے پہچان لیا اور فرمایا: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَوْلَا أَنَّكَ رَسُولٌ لَضَرَبْتُ عُنُقَكَ فَأَنْتَ الْيَوْمَ لَسْتَ بِرَسُولٍ [۱۷] "میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اگر تو سفیر نہ ہوتا تو میں تیری گردن مار دیتا آج تو سفیر نہیں ہے" پھر اس کے قتل کا حکم دیا اور اسے قتل کر دیا گیا۔

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے اسی گروہ سے جنگ کی بشارت ان کلمات میں بیان فرمائی جس کی تکمیل حضرت سیدنا ابوابکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہد خلافت میں ہوئی:

قُل لِّلْمُخَلَّفِينَ مِنَ الْأَعْرَابِ سَتُدْعَوْنَ إِلَىٰ قَوْمٍ أُولِي بَأْسٍ شَدِيدٍ تُقَاتِلُونَهُمْ أَوْ يُسْلِمُونَ فَإِن تُطِيعُوا يُؤْتِكُمُ اللهُ أَجْرًا حَسَنًا وَإِن تَتَوَلَّوْا كَمَا تَوَلَّيْتُم مِّن قَبْلُ يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا أَلِيمًا۔ [۱۸]

"آپ دیہاتیوں میں سے پیچھے رہ جانے والوں سے فرمادیں کہ تم عنقریب ایک سخت جنگ جو قوم (سے جہاد) کی طرف بلائے جاؤ گے تم ان سے جنگ کرتے رہو گے یا وہ مسلمان ہو جائیں گے، سو اگر تم حکم مان لو گے تو اللہ تمہیں بہترین اجر عطا فرمائے گا۔ اور اگر تم رُو گردانی کرو گے جیسے تم نے پہلے رُو گردانی کی تھی تو وہ تمہیں دردناک عذاب میں مبتلا کر دے گا"

اس آیت کے بارے میں حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

واللہ لقد کنا نقرأ ھذہ الآیۃ فیما مضی ستدعون إلی قوم أولی بأس شدید فلا نعلم من ھم حتی دعانا أبوبکر إلی قتال بنی حنیفۃ فعلمنا أنھم ھم۔[(۱۹)]

"اللہ کی قسم ہم اس آیت "ستدعون إلى قوم أولي بأس شديد" کی تلاوت ماضی میں کیا کرتے تھے۔ ہمیں یہ معلوم نہیں تھا کہ یہ کون ہیں یہاں تک کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمیں بنو حنیفہ کے ساتھ قتال کے لیے بلایا تو ہمیں اس وقت معلوم ہوا کہ یہ بنو حنیفہ ہیں"

تاریخ سے یہ بات ثابت ہے کہ مسیلمہ کذاب واسود عنسی سے لے کر مرزا غلام احمد قادیانی تک متعدد لوگوں نے دعویٰ نبوت یا مسیحیت و مہدویت کیا مگر مسیلمہ کذاب کے بعد اس دجل و کذب کی جو معراج مرزا غلام احمد قادیانی کو حاصل ہوئی دوسرے اس میں مرزا صاحب کے سامنے طفل مکتب معلوم ہوتے ہیں۔ مرزا کا ولی، مجدد، مثیل مسیح، مسیح موعود، مہدی معہود، ظلی نبی، امتی نبی[(۲۰)] اور رسول اللہ ہونے کے علاوہ متعدد دعوے کرنا اور ان کے ثبوت میں کم و بیش گیارہ ہزار صفحات تحریر رقم کرنا،[(۲۱)] کسی ایسے جھوٹے نبی کی مثال شاید ہی ماضی قریب یا بعید میں مل سکے۔ مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے ماننے والے دائرہ اسلام سے خارج ہیں اور ان کے کفر پر پوری امت مسلمہ کا اجماع ہے۔ ان کے باطل اور کفریہ عقائد کی وجہ سے ہی انہیں حکومت پاکستان کی طرف سے کافر قرار دیا گیا ہے۔ پاکستان کا ریاستی مذہب اسلام ہے۔ تحریک راست اقدام اور تحریک ختم نبوت کے نتیجے میں سینکڑوں لوگوں کی شہادتوں کے بعد پاکستان میں ۵ اگست ۱۹۷۴ء سے لے کرے ستمبر ۱۹۷۴ء تک قومی اسمبلی کی خصوصی کمیٹی میں قادیانی مسئلہ پر 'ان کیمرا' بحث ہوتی رہی۔ اس کی (۳۱۰۷) صفحات پر مشتمل رپورٹ میں بالاتفاق یہ طے کیا گیا کہ قادیانی غیر مسلم ہیں۔

آئین پاکستان میں لکھا ہے:

(الف) مسلم سے کوئی ایسا شخص مراد ہے جو وحدت و توحید قادر مطلق اللہ تبارک و تعالیٰ۔۔۔۔ خاتم النبیین حضرت محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی ختم نبوت پر مکمل اور غیر مشروط طور پر ایمان رکھتا ہو اور پیغمبر یا مذہبی مصلح کے طور

پر ایسے شخص پر نہ ایمان رکھتا ہو نہ اسے مانتا ہو جس نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ کے بعد اس لفظ کے کسی بھی مفہوم یا کسی بھی تشریح کے لحاظ سے پیغمبر ہونے کا دعوی کیا ہو یا جو دعوی کرے۔

(ب) غیر مسلم سے کوئی ایسا شخص مراد ہے جو مسلم نہ ہو اور اس میں عیسائی، ہندو، سکھ، بدھ یا پارسی فرقے سے تعلق رکھنے والا کوئی شخص۔۔۔۔۔ قادیانی گروپ یا لاہوری گروپ۔۔۔۔۔ کا (جو خود کو احمدی یا کسی اور نام سے موسوم کرتے ہیں) کوئی شخص۔۔۔۔ یا کوئی بہائی اور جدولی ذاتوں میں سے کسی سے تعلق رکھنے والا کوئی شخص شامل ہے۔[۲۲]

مکہ کانفرنس کے علاوہ ۲۰۱۵ء میں گیمبیا کی اسلامک کونسل نے قادیانیوں کو ریاستی سطح پر غیر مسلم قرار دیا[۲۳] جبکہ اس سے قبل مجمع الفقہ الاسلامی الدولی (International Islamic Fiqh Academy) کی جانب سے ۱۹۸۵ء میں اجماعی طور پر ختم نبوت کے عقیدے کے انکار کے سبب اس گروہ کو خارج از اسلام قرار دے چکا ہے۔[۲۴]

کیا مرزا پر ایمان نہ لانے والا کافر ہے؟

مرزا نے بھی دوسرے جھوٹے مدعیان نبوت کی طرح دعویٰ کیا کہ اس پر وحی نازل ہوتی ہے اور اس کی نبوت و وحی کا انکار کرنا کفر ہے۔ مرزا نے لکھا ہے:

"جو شخص تیری پیروی نہیں کرے گا اور تیری بیعت میں داخل نہیں ہو گا اور تیرا مخالف رہے گا وہ خدا اور رسول کی نافرمانی کرنے والا اور جہنمی ہے"[۲۵]

مرزا ایک اور جگہ لکھتا ہے:

"خدا تعالیٰ نے میرے پر ظاہر کیا ہے کہ ہر ایک شخص جس کو میری دعوت پہنچی ہے اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا وہ مسلمان نہیں ہے اور خدا کے نزدیک قابل مؤاخذہ ہے"[۲۶]

مرزا کے مرید اس پر کس طرح سے کفریہ اعتقاد رکھتے تھے اس کا اندازہ مرزا کے خلیفہ حکیم نورالدین کی اس بات سے لگایا جا سکتا ہے:

"یہ تو صرف نبوت کی بات ہے میرا تو ایمان ہے کہ اگر مسیح موعود صاحب شریعت نبی ہونے کا دعویٰ کریں اور قرآنی شریعت کو منسوخ کر دیں تو پھر بھی مجھے انکار نہ ہو کیونکہ جب ہم نے آپ کو واقعی صادق اور منجانب اللہ پایا ہے تو اب جو بھی آپ فرمائیں گے وہی حق ہو گا اور ہم سمجھ لیں گے کہ آیت خاتم النبیین کے کوئی اور معنی ہوں"[۲۷]

اسی بات کا اظہار مرزا قادیانی کے بیٹے مرزا بشیر الدین محمود نے 'میرا عقیدہ مسئلہ کفر غیر احمدیان کے متعلق' کے تحت امت مسلمہ کو کافر قرار دیتے ہوئے آئینہ صداقت لکھا:

''اور چونکہ میرے نزدیک ایسی وحی جس کا ماننا تمام بنی نوع انسان پر فرض کیا گیا ہے حضرت مسیح موعود پر ہوئی ہے اس لیے میرے نزدیک بموجب تعلیم قرآن کریم کے ان کے نہ ماننے والے کافر ہیں خواہ وہ باقی صداقتوں کو مانتے ہوں۔ کیونکہ موجبات کفر میں سے اگر ایک موجب بھی کسی میں پایا جاوے تو وہ کافر ہوتا ہے''(۲۸)

اس پوری بحث سے یہ بات واضح ہو گئی کہ قرآن و سنت، سیرت النبی ﷺ و سیرت صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور اجماع امت سے یہ ثابت ہے کہ ختم نبوت کا عقیدہ ضروریات دین میں سے اور اس کا انکار کفر ہے۔ایسے ہی لوگوں کے بارے میں جو اسلام کو کفر کے فرق کو مٹادیں قرآن مجید میں ارشاد ہوا:

لَهُمْ قُلُوبٌ لَّا يَفْقَهُونَ بِهَا وَلَهُمْ أَعْيُنٌ لَّا يُبْصِرُونَ بِهَا وَلَهُمْ آذَانٌ لَّا يَسْمَعُونَ بِهَا أُولَٰئِكَ كَالْأَنْعَامِ بَلْ هُمْ أَضَلُّ أُولَٰئِكَ هُمُ الْغَافِلُونَ (الأعراف: ۱۷۹)

''وہ دل (ودماغ) رکھتے ہیں (مگر) وہ ان سے (حق کو) سمجھ نہیں سکتے اور وہ آنکھیں رکھتے ہیں (مگر) وہ ان سے (حق کو) دیکھ نہیں سکتے اور وہ کان (بھی) رکھتے ہیں (مگر) وہ ان سے (حق کو) سن نہیں سکتے، وہ لوگ چوپایوں کی طرح ہیں بلکہ (ان سے بھی) زیادہ گمراہ، وہی لوگ ہی غافل ہیں''

حوالہ جات

۱۔ ابن نجیم، زین الدین بن ابراہیم، الأشباہ والنظائر، ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیۃ، کراچی پاکستان، سن اشاعت ن د، ج: ۲/ص: ۹۱

۲۔ علامہ شیخ نظام و جماعۃ من علماء الھند، الفتاویٰ الھندیۃ، مکتبہ رشیدیہ، سرکی روڈ کوئٹہ، پاکستان، سن اشاعت ن د، ج: ۲/ص: ۳۶۳

۳۔ رازی، ابو بکر احمد بن علی جصاص، شرح بدء الامالی، دار لکتب العلمیۃ بیروت لبنان، طبعہ اولیٰ ۱۴۲۲ھ، ص: ۲۴۲

۴۔ سید، پیر مہر علی شاہ، سیف چشتیائی، کتب خانہ درگاہ غوثیہ مہریہ گولڑہ شریف، اسلام آباد، جون ۲۰۰۴، پاکستان: ص: 23

۵۔ الأحزاب: ۴۰

۶۔ الأنعام: ۹۳

۷۔ بخاری، محمد بن اسماعیل، صحیح البخاری، دار الکتب العلمیۃ، بیروت لبنان، طبعہ تاسعہ ۱۴۳۸ھ، ص: ۶۵۸: رقم الحدیث: ۳۶۰۹

۸۔ قشیری، مسلم بن حجاج نیشاپوری، صحیح مسلم، دار الکتب العلمیۃ، بیروت لبنان، طبعہ ثامنہ ۱۴۳۰ھ، ص: ۱۳: رقم الحدیث: ۷

۹۔ سجستانی، ابوداؤد سلیمان بن اشعث، سنن ابی داؤد، مکتبہ عصریہ، صیدا، بیروت، سن اشاعت ن د، ج: ۴، ص: ۹۷، رقم الحدیث: ۴۲۵۲

۱۰۔ ملاحظہ فرمائیں: (Matthew 24:5)

۱۱۔ متی باب 24 آیت 5، انارکلی، بائبل سوسائٹی لاہور

۱۲۔ متی باب 24 آیت نمبر 23 تا 28

۱۳۔ بخاری، محمد بن اسماعیل، صحیح البخاری، دار الکتب العلمیۃ، بیروت لبنان، طبعہ تاسعہ ۱۴۳۸ھ، ص: ۷۸۹: رقم الحدیث: ۴۳۷۹

۱۴۔ حمید اللہ، محمد، مجموعۃ الوثائق السیاسیۃ للعھد النبوی والخلافۃ الراشدہ، دار النفائس، بیروت، طبعہ سادسہ ۱۹۸۷ء، ص: ۳۰۵

۱۵۔ ابن حنبل، ابو عبداللہ احمد ن محمد، مسند امام احمد بن حنبل، مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت، لبنان، طبعہ اولی، ۱۴۲۱ھ، ج: ۲۵/ص: ۳۶۶، رقم الحدیث: ۱۵۹۸۹

۱۶۔ حمید اللہ، محمد، مجموعۃ الوثائق السیاسیۃ للعھد النبوی والخلافۃ الراشدہ، دار النفائس، بیروت، طبعہ سادسہ ۱۹۸۷ء، ص: ۳۰۵

۱۷۔ سجستانی، ابوداؤد سلیمان بن اشعث، سنن ابی داؤد، مکتبہ عصریہ، صیدا، بیروت، سن اشاعت س ن د، ج: ۳، ص: ۸۴، رقم الحدیث: ۲۷۶۲

۱۸۔ الفتح: ۱۶

۱۹۔ قرطبی، ابو عبداللہ محمد بن احمد شمس الدین، الجامع لاحکام القرآن، دار الکتب المصریۃ، قاہرہ، طبعہ ثانیہ، ۱۳۸۴ھ، ج: ۱۶، ص: ۲۷۲

۲۰۔ ختم نبوت کے قطعی عقیدے کو جو ضروریات دین میں سے ہے اس کو لغو اور باطل قرار دیتے ہوئے مرزا کہتا ہے:

''یہ کس قدر لغو اور باطل عقیدہ ہے کہ ایسا خیال کیا جائے کہ بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وحی الٰہی کا دروازہ ہمیشہ کے لیے بند ہو گیا ہے اور آئندہ کو قیامت تک اس کی کوئی امید نہیں۔۔۔۔میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اس زمانہ میں مجھ سے زیادہ بیزار ایسے مذہب سے اور کوئی نہ ہو گا۔ میں ایسے مذہب کا نام شیطانی مذہب رکھتا ہوں نہ کہ رحمانی اور میں یقین رکھتا ہوں کہ ایسا مذہب جہنم کی طرف لے جاتا ہے اور اندھا رکھتا ہے اور اندھا ہی مارتا ہے اور اندھا ہی قبر میں لے جاتا ہے۔''

(قادیانی ،مرزا غلام احمد قادیانی،روحانی خزائن ، کمپیوٹرائزڈ ایڈیشن2008ء،نظارت اشاعت ربوہ، پاکستان،ضیاءالاسلام پریس ربوہ ج:21،ص:354، براہین احمدیہ حصہ پنجم:ص:۱۸۳)

۲۱۔ دیکھئے: **جماعت** احمدیہ کا تعارف از مبشر احمد خالد، اشاعت اول اگست 1996ء، ضیاءالاسلام ص:41

۲۲۔ آئین پاکستان: دفعہ: ۲۶۰

مرزا قادیانی نے دعویٰ نبوت نے کرتے ہوئے لکھا:

''حق یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی وہ پاک وحی جو میرے پر نازل ہوتی ہے اس میں ایسے لفظ رسول اور مرسل اور نبی کے موجود ہیں نہ ایک دفعہ بلکہ صدہا دفعہ۔ پھر کیونکر یہ جواب صحیح ہو سکتا ہے کہ ایسے الفاظ موجود نہیں بلکہ اس وقت تو پہلے زمانہ کی نسبت بھی بہت زیادہ تصریح اور توضیح سے یہ الفاظ موجود ہیں اور براہین احمدیہ میں بھی جس کو طبع ہوئے بائیس برس ہوئے یہ الفاظ کچھ تھوڑے نہیں ہیں چنانچہ وہ مکالمات الٰہیہ جو براہین احمدیہ میں شائع ہو چکے ہیں ان میں سے ایک یہ وحی اللہ ہے ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ و دین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ دیکھو صفحہ ۴۹۸ براہین احمدیہ۔ اس میں صاف طور پر اس عاجز کو رسول کر کے پکارا گیا ہے۔ پھر اس کے بعد اسی کتاب میں میری نسبت یہ وحی اللہ ہے جری اللہ فی حلل الانبیاء یعنی خدا کا رسول نبیوں کے حلوں میں دیکھو براہین احمدیہ صفحہ ۵۰۴ پھر اسی کتاب میں اس مکالمہ کے قریب ہی یہ وحی اللہ ہے محمد رسول اللہ و الذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینھم ۔اس وحی الٰہی میں میرا نام محمد رکھا گیا اور رسول بھی۔ پھر یہ وحی اللہ ہے جو صفحہ ۵۵۷ براہین میں درج ہے "دنیا میں ایک نذیر آیا" اس کی دوسری قراءت یہ ہے کہ دنیا میں ایک نبی آیا۔ اس طرح براہین میں اور کئی جگہ رسول کے لفظ سے اس عاجز کو یاد کیا گیا۔''

(قادیانی ،مرزا غلام احمد قادیانی،روحانی خزائن ، کمپیوٹرائزڈ ایڈیشن2008ء،نظارت اشاعت ربوہ، پاکستان، ضیاء الاسلام پریس ربوہ ج:18، ص:206-207،ایک غلطی کا ازالہ: ص:1)

۲۳۔ ملاحظہ فرمائیں:

https://allafrica.com/stories/201501262078.html
Retreived on 31 May, 2019.

۲۴۔ مکمل متن درج ذیل لنک پر ملاحظہ فرمائیں:

http://www.iifa-aifi.org/1576.html
Retreived on 31 May, 2019.

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على سيدنا محمد خاتم النبيين وعلى آله وصحبه أجمعين

قرار رقم: 4 (4/2)[1] ،بشأن القاديانية إن مجلس مجمع الفقه الإسلامي الدولي المنبثق عن منظمة المؤتمر الإسلامي في دورة انعقاد مؤتمر الثاني بجدة من 10 – 16 ربيع الآخر 1406هـ، الموافق 22 – 28 كانون الأول (ديسمبر) 1985م، بعد أن نظر في الاستفتاء المعروض عليه من مجلس الفقه الإسلامي في كيبتاون بجنوب إفريقيا بشأن الحكم في كل من القاديانية والفئة المتفرعة عنها التي تدعي اللاهورية، من حيث اعتبارهما في عداد المسلمين أو عدمه، وبشأن صلاحية غير المسلم للنظر في مثل هذه القضية، وفي ضوء ما قدم لأعضاء المجمع من أبحاث ومستندات في هذا الموضوع عن ميرزا غلام أحمد القادياني الذي ظهر في الهند في القرن الماضي وإليه تنسب نحلة القاديانية واللاهورية، وبعد التأمل فيما ذكر من معلومات عن هاتين النحلتين وبعد التأكد من أن ميرزا غلام أحمد قد ادعى النبوة بأنه نبي مرسل يوحى إليه، وثبت عنه هذا في مؤلفاته التي ادعى أن بعضها وحي أنزل عليه، وظل طيلة حياته ينشر هذه الدعوة ويطلب إلى الناس في كتبه وأقواله الاعتقاد بنبوته ورسالته، كما ثبت عنه إنكار كثير مما علم من الدين بالضرورة كالجهاد، وبعد أن اطلع المجمع أيضا على ما صدر عن المجمع الفقهي بمكة المكرمة في الموضوع نفسه۔

قرر ما يلي:

أولاً: أن ما ادعاه ميرزا غلام أحمد من النبوة والرسالة ونزول الوحي عليه إنكار صريح لما ثبت من الدين بالضرورة ثبوتاً قطعياً يقينياً من ختم الرسالة والنبوة بسيدنا محمد صلى الله عليه وسلم، وأنه لا ينزل وحي على أحد بعده. وهذه الدعوى من ميرزا غلام أحمد تجعله وسائر من يوافقونه عليها مرتدين خارجين عن

الإسلام. وأما اللاهورية فإنهم كالقاديانية في الحكم عليهم بالردة، بالرغم من وصفهم ميرزا غلام أحمد بأنه ظل وبروز لنبينا محمد صلى الله عليه وسلم.

ثانياً: ليس لمحكمة غير إسلامية، أو قاض غير مسلم، أن يصدر الحكم بالإسلام أو الردة، ولا سيما فيما يخالف ما أجمعت عليه الأمة الإسلامية من خلال مجامعها وعلمائها، وذلك لأن الحكم بالإسلام أو الردة، لا يقبل إلا إذا صدر عن مسلم عالم بكل ما يتحقق به الدخول في الإسلام، أو الخروج منه بالردة، ومدرك لحقيقة الإسلام أو الكفر، ومحيط بما ثبت في الكتاب والسنة والإجماع: فحكم مثل هذه المحكمة باطل.

۲۵۔ قادیانی، مرزا غلام احمد، تذکرہ، ایڈیشن چہارم 2007، ضیاءالاسلام پریس، ص 280

۲۶۔ تذکرہ: ص 519

۲۷۔ مرزا، بشیر الدین محمود، سیرت المہدی، نظارت اشاعت ربوہ پاکستان، ضیاءالاسلام پریس پاکستان۔ حصہ اول، جلد اول ص: 88

۲۸۔ مرزا، بشیر الدین محمود، انوار العلوم، آئینہ صداقت: جلد: ۶/ص: ۱۱۲، فضل عمر فاؤنڈیشن، اسلام انٹرنیشنل پبلیکیشن لیمیٹڈ، اسلام آباد، شیپ ہیچ لین، ٹل فورڈ، سرے GU10 2AQ، یوکے